پُرانوں کی کہانیاں

حصہ دوم

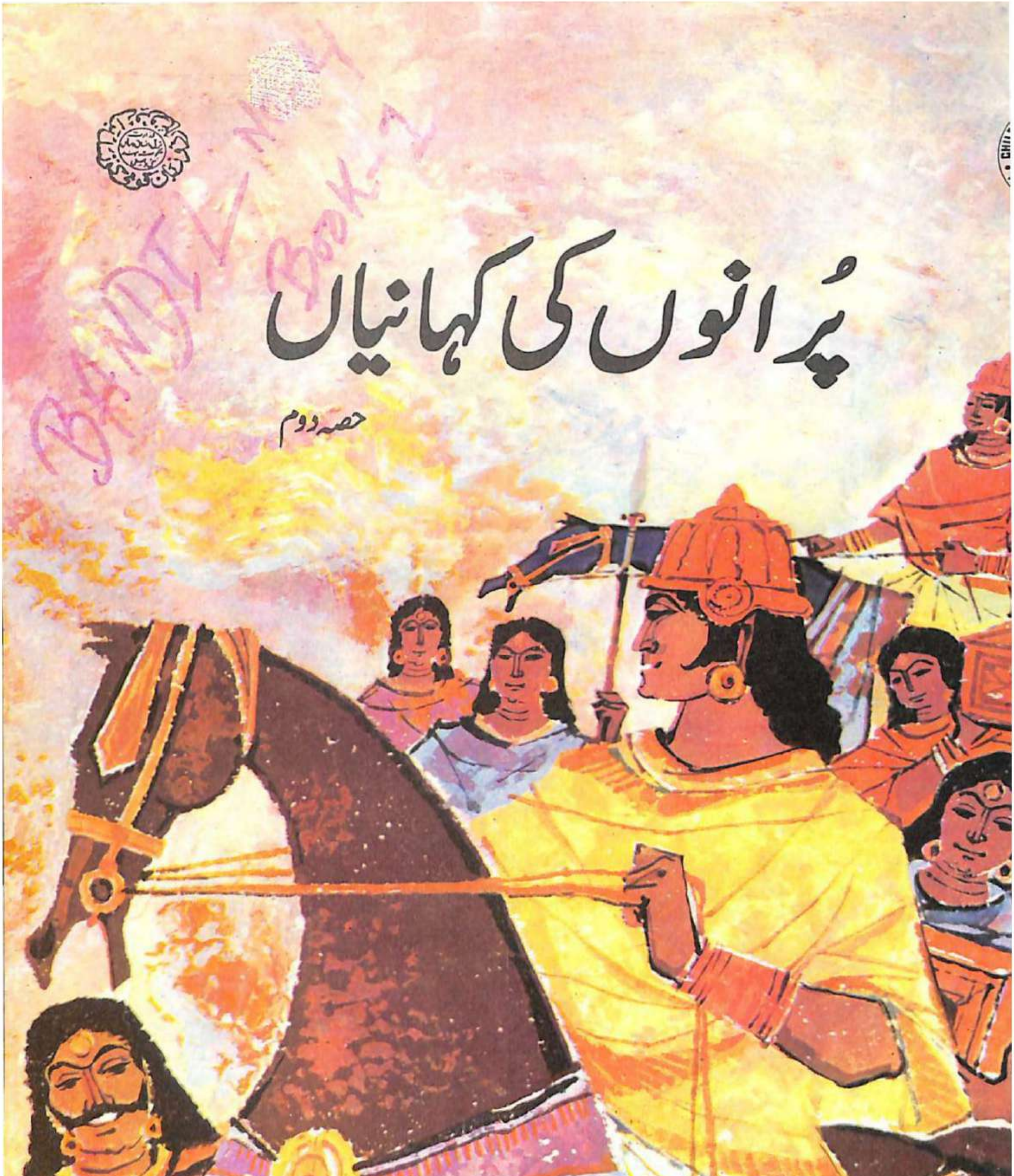

انگریزی ایڈیشن : 1966
اُردو ایڈیشن : 2005
تعدادِ اشاعت : 3000
© چلڈرن بک ٹرسٹ، نئی دہلی۔
قیمت : 30.00 روپے

This Urdu edition is published by the National Council for Promotion of Urdu Language, M/o. Human Resource Development, Department of Secondary and Higher Education, Govt. of India, West Block-I, R. K. Puram, New Delhi, by special arrangement with Children's Book Trust and Bachchon Ka Adabi Trust, New Delhi and printed at Indraprastha Press (CBT), New Delhi.

پُرانوں کی کہانیاں

حصہ دوم

مصنفہ : ساوتری
مترجم : کلیم اللہ
مصوّر : پُلک وشواس

چلڈرن بک ٹرسٹ ☆ قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان ☆ بچوں کا ادبی ٹرسٹ

فہرست

-1	بھسماسُر	4
-2	بالی کی فتح	13
-3	کالی ناگ	24
-4	ستیا کا سوئمبر	30
-5	سویمنتک منی	43
-6	گے	54

پیش لفظ

ہندستان کے پُرانوں کی کتابیں بہت پرانی ہیں اور سنسکرت میں لکھی گئی ہیں۔ ان میں پرانے زمانے کے ہندستان کے علم، فکر اور زندگی کو بیان کیا گیا ہے۔ وید اور اُپنشد دنیا کی قدیم ترین قابلِ فخر کتابیں ہیں۔ رامائن اور مہابھارت عوام کی من پسند کتابیں ہیں۔ یہ دو قدیم عظیم رزمیے ہر کسی کو دل سے عزیز ہیں۔ ان رزمیوں میں بیان عظیم نر ناری کی کہانیاں سننے اور سنانے میں ہم کبھی نہیں تھکتے۔

حالاں کہ آج کا ہندستان پرانے زمانے کے ہندستان سے بہت مختلف ہے پھر بھی انسانی مسائل ہر عہد کے ایک جیسے ہوتے ہیں۔ ہم پُرانوں کی کہانیوں کو اس لیے پسند کرتے ہیں کہ اُن میں انسانی جوش، سچ کی جیت اور جھوٹ کی ہار کو دکھایا گیا ہے۔

بھسماسُر

بہت زمانہ پہلے بھسماسُر نام کا ایک بدمعاش اور لالچی آدمی تھا۔ وہ کسی طرح راجا بننا چاہتا تھا۔ لیکن راجا بننے کے لیے ہمت بھی چاہیے اور طاقت بھی۔ لیکن اس میں نہ تو کسی راجا سے لڑنے کے لیے ہمت تھی نہ جیتنے کی طاقت۔

لیکن اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے بھسماسُر نے ایک اور ہی ترکیب سوچ نکالی۔ اس نے تہیّہ کیا کہ بھگوان شیو کو خوش کر کے کسی جادوئی طاقت کا وردان مانگ کر اس سے اپنا کام بنایا جائے۔

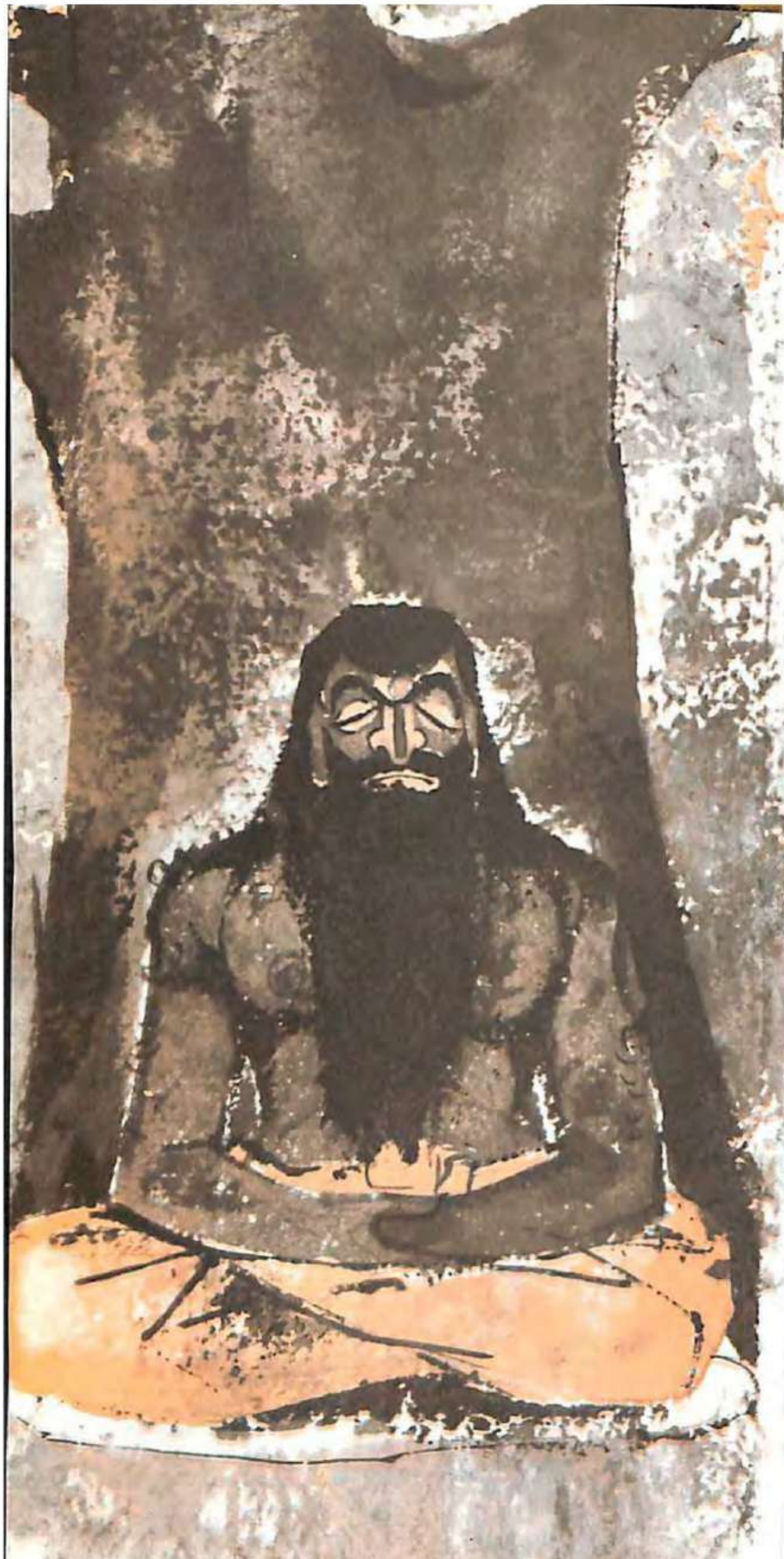

بھسماسُر ایک گھنے جنگل میں گیا اور تنہائی میں ایک بڑے سے پیڑ کا انتخاب کر کے اس کے نیچے شیو کی عبادت کرنے بیٹھ گیا۔ پیڑ کے نیچے بیٹھا بیٹھا وہ بہت عرصے تک عبادت کرتا رہا۔

ایک دن اس کی عبادت سے خوش ہو کر بھگوان شیو نمودار ہوئے۔ انھوں نے کہا ''میں تمھاری عبادت سے بہت خوش ہوں۔ بولو تم کیا چاہتے ہو؟''

''ہے بھگوان'' بھسماسُر بولا۔ ''مجھے تو صرف آپ کی دعائیں چاہیے۔ اس کے سوا میری عبادت کا اور کوئی مقصد نہیں ہے۔''

بھگوان شیو نے کہا ''میری دعائیں تو تمھارے ساتھ ہیں ہی۔ لیکن تم مجھ سے کوئی نہ کوئی چیز وردان کی شکل میں پانا چاہتے ہو۔ تمھارے مانگنے بھر کی دیر ہے، مل جائے گی۔''

''مالک'' بھسماسُر نے کہا، ''اگر آپ کی یہی خواہش ہے تو مجھے یہ طاقت دے دیجیے کہ میں جس کسی کے سر پر اپنا داہنا ہاتھ رکھ دوں وہ اسی دم جل کر راکھ ہو جائے۔''

''ایسا ہی ہو۔'' بھگوان شیو نے کہا۔ ''آج

''آپ یہیں کہیں چھپ جایئے'' بھگوان وشنو نے شیو سے کہا۔ ''میں بھسماسُر کو ٹھکانے لگاتا ہوں۔''
اسی لمحہ وشنو نے اپنا بھیس بدل لیا۔ اب ان کی جگہ پر ایک معصوم خوب صورت عورت موہنی کھڑی تھی۔ جب شیو کا پیچھا کرتے ہوئے بھسماسُر وہاں پہنچا تو موہنی کو دیکھتے ہی جہاں کا تہاں کھڑا رہ گیا۔
اُس نے موہنی سے پوچھا ''کیا تم نے شیو کو یہاں سے جاتے دیکھا ہے؟ وہ ابھی ابھی میرے سامنے تھا۔ اب اچانک غائب ہو گیا۔ نہ معلوم کہاں نکل بھاگا۔''

موہنی نے بھسماسُر کو جادو بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا ''سوامی تم تھکے تھکے سے نظر آتے ہو۔ کچھ دیر آرام کرلو، شیو کا تعاقب بعد میں کرتے رہنا۔ یہاں آکر ٹھنڈی چھاؤں میں بیٹھو نا۔ میں پنکھا جھلوں گی تو تمھیں چین آجائے گا۔''

بھسماسُر نے موہنی کو غور سے دیکھا۔ وہ اتنی خوب صورت تھی کہ بھسماسُر اسے دیکھتے ہی عاشق ہوگیا تھا۔

''تم کون ہو؟'' اس نے پوچھا۔ ''اور یہاں کیوں کر آئی ہو؟''۔

موہنی نے شرماتے ہوئے کہا ''میں موہنی ہوں۔ میں اس جنگل میں اپنے ماں باپ کے ساتھ رہتی ہوں۔ جو بھی اس راستے سے جاتا ہے، ہم اس کی خدمت کرتے ہیں۔ تمھیں بھی بھوک لگ رہی ہوگی۔ کہو تو میں تمھارے کھانے کو پھل لے آؤں؟''

''نانا، جانانہیں''بھسماسُر نے جواب دیا۔''تمھیں دیکھتے ہی میری بھوک جاتی رہی۔''

بھسماسُر آگے کہنے لگا''میں تمھیں چاہتا ہوں موہنی۔تم مجھ سے شادی کرلو۔''

''واہ! میں تم سے شادی کیوں کرنے لگی''موہنی نے کہا،''نہ جانے تمھاری کتنی بیویاں ہیں۔''

''غلط، بالکل غلط''بھسماسُر بولا۔''میری کوئی بیوی نہیں۔تم ہی میری پہلی بیوی ہوگی۔''

''ہوسکتا ہے میں ہی پہلی ہوؤں''موہنی نے کہا۔''لیکن آگے چل کرتم نہ جانے اور کس کس سے شادی کرلو۔تمھارے کہے کا کیا بھروسا؟''

''میں تمھیں قول دیتا ہوں''بھسماسُر بولا۔''اگر تم مجھ سے شادی کرلو تو میں زندگی بھر دوسری عورت کی طرف دیکھوں گا بھی نہیں۔''

''سبھی مرد ایسا ہی کہتے ہیں''موہنی نے ہنس کر کہا۔''میں کسی پر یقین کیوں کرنے لگی!''اس پر بھسماسُر نے کہا''مجھے غلط مت سمجھو۔موہنی میں نے جو کہہ دیا ہے وہی ہوگا۔اگر تم مجھ سے شادی کرلو تو میں کبھی دوسری عورت سے شادی نہیں کروں گا۔''

''اچھی بات ہے''موہنی نے کہا۔''تم میرے سامنے قسم لو کہ کبھی بھی دوسری شادی نہیں کروگے؟''

بھسماسُر خوش ہو کے بولا''میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر تم مجھ سے شادی کروگی تو میں دوسری عورتوں کی طرف نظر بھی نہ اٹھاؤں گا۔''

''ایسے بھی کوئی قسم کھاتا ہے؟''موہنی نے منہ بنا کر کہا۔''تم اپنے داہنے ہاتھ کو سر پر رکھ کر ریت کے مطابق قسم لو، تب میں مانوں گی۔''

بھسماسُر نے کہا''میں چاہتا ہوں کہ تمھیں میرے اوپر پورا پورا یقین ہو۔لو میں ریت کے مطابق قسم کھاتا ہوں۔''

بھسماسُر نے ریت کے مطابق قسم کھانے کے لیے داہنا ہاتھ اٹھا کر اپنے سر پر رکھ دیا۔

ہاتھ رکھتے ہی اس کا جسم جل کے راکھ ہوگیا۔

اس طرح بھسماسُر کا نام ونشان مٹ گیا۔

بھسماسُر کے ختم ہوتے ہی شیوا اپنے چھپے ہوئے مقام سے نکل کر باہر آئے۔انھوں نے بے حد شکرگزاری سے موہنی کی طرف دیکھا اور اسے گلے لگالیا۔

لیکن اسی لمحہ موہنی نظروں سے غائب ہوگئی۔

اس کی جگہ مسکراتے ہوئے بھگوان وشنو کھڑے تھے۔

بالی کی فتح

دیش دیش کے راجاؤں کو ہرا کر لنکا کا راجا راون ترقی کی چوٹی پر پہنچ گیا تھا۔ اس کی زندگی بڑے ہی ٹھاٹ باٹ سے گزر رہی تھی۔ پھر بھی اسے صبر نہ تھا۔ کیوں کہ اِندر اس سے بھی زیادہ ٹھاٹ باٹ سے رہ رہا تھا۔ یہ بات راون کو بہت کھٹکتی تھی۔ وہ اِندر سے لڑنے کے لیے موقعے کی تاک میں تھا۔

ایک دن راون نے اپنے بیٹے میگھ ناتھ کو بلا کر کہا ''تم ایک بڑے جنگجو ہو۔ تمھاری نیک نامی دنیا بھر میں پھیلی ہے۔ لیکن کچھ دنوں سے تم بے کار بیٹھے ہوئے ہو۔ یہی موقع ہے کہ تم ایک بار پھر دنیا والوں کو دکھا دو کہ تم کتنے طاقت ور اور بہادر ہو۔''

راون نے آگے کہا ''تم جانتے ہی ہو کہ میں نے اپنے تمام دشمنوں کو کچل دیا ہے۔ لیکن ابھی اِندر بچا ہوا ہے۔ وہ ہمیں دیکھ کر جلتا ہے۔ اس لیے اسے سبق سکھانا ضروری ہے۔ کیوں نہ اس سے جنگ چھیڑ دی جائے۔ ہمارا جیتنا تو پکا ہی ٹھہرا۔''

اِندر سے جنگ کرنے کا خیال میگھ ناتھ کے پسند کی چیز تھی۔ اس نے جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ کچھ ہی وقت بعد راون اور میگھ ناتھ ایک بڑی فوج کے ساتھ لنکا سے کوچ کیا۔

اِندر کے قلعے کے دروازے پر پہنچ کر انھوں نے اِندر کو باہر نکل کر جنگ کرنے کے لیے للکارا۔ اِندر کے پاس بھی بہت بڑی فوج تھی۔ دونوں کے درمیان جم کر جنگ ہوئی۔ لیکن آخر میں اِندر اور اس کی فوج ہار گئی۔

میگھ ناتھ نے اِندر کو قیدی بنالیا۔ راون اور اس کی فوجوں نے اِندر کے محل کو جی بھر کے لوٹا۔ پھر وہ فتح کا ڈنکا بجاتے ہوئے اِندر کو ساتھ لے کر لنکا لوٹ آئے۔

لنکا پہنچ کر راون نے اِندر کو ایک کھمبے سے باندھ دیا۔ بے چارہ اِندر راون کے محل میں رہنے والوں کے لیے مذاق اور ہنسی ٹھٹھے کی چیز بن گیا۔

کئی دنوں تک اِندر کی بے عزتی ہوتی رہی۔ آخر میں جب اسے نجات کی کوئی تدبیر نہیں دکھائی دی تو دیوی دیوتاؤں سے مدد کی التجا کرنے لگا۔ دیوتاؤں کے دیوتا بھگوان وشنو نے اس کی پکار سن کر برہما کو مدد کے لیے بھیجا۔

برہمالنکا آئے۔ راون نے ان کی خوب آؤ بھگت کی۔ برہمانے راون سے کہا "میں نے سنا ہے کہ تم نے اِندر کو ایک کھمبے سے باندھ کر قیدی بنا رکھا ہے۔ تم جانتے نہیں کہ یہ کتنا غلط کام ہے۔ تمھارے لیے یہ بڑے شرم کی بات ہے۔ اب تم اِندر کو فوراً آزاد کر کے اس سے معافی مانگو۔"

برہما ان دیوتاؤں میں سے تھے جن کی راون عزت کرتا تھا۔ وہ برہما کو ناراض نہیں کرنا چاہتے تھا۔ اُس نے اِندر کو فوراً آزاد کر دیا۔

اِندر کو شکست دینے کی خوشی میں لنکا میں ایک بڑے جلسے کا انعقاد کرنے کا حکم ہوا۔ جگہ جگہ بڑی بڑی دعوتیں کی گئیں۔